سوال

(355) بہنوں اور چچا کا حصہ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا، اس کی آٹھ بہنیں اور دو چچا ہیں، اس کا ترکہ کیسے تقسیم ہو گا؟ قرآن وحدیث کے مطابق فتویٰ دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب آدمی فوت ہو جائے اور اس کے اصول وفروع میں سے کوئی نہ ہو اور اس کی متعدد بہنیں ہوں تو انہیں ترکہ سے دو تہائی ملتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ... سورة النساء ١٧٦

''اگر بہنیں دو ہوں تو ان کا ترکہ کا دو تہائی ملے گا۔''

اور باقی ایک تہائی دونوں چچا عصبہ ہونے کی حیثیت سے لے لیں گے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''مقررہ حصہ لینے والوں کو ان کے حصے دو اور جو باقی بچے وہ قریبی مذکر رشتہ دار کے لیے ہے۔''[1]

مذکورہ بالا قرآن وحدیث کی تصریحات کے پیش نظر کل جائیداد کے بارہ حصے کر لیے جائیں۔ ان میں سے دو تہائی یعنی آٹھ حصے بہنوں کے لیے ہیں، ان کو ایک ایک حصہ دے دیا جائے اور باقی چار حصے دو چچاؤں کو دیے جائیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۔ صحیح بخاری، الفرائض: 6732۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

محدث فتویٰ